# غمگین دہلوی

از جناب قاضی عبدالودود صاحب بیرسٹر، بانکی پور، پٹنہ

برہان میں غمگین سے متعلق ایک مضمون دیکھا اور اس سے قبل ان کے خطوط بنام غالب پر ایک مقالہ نظر سے گذرا تھا۔ ان دونوں میں کچھ ایسی باتیں ہیں جو بآسانی قبول نہیں کی جاسکتیں۔ میں ممنون ہونگا اگر آپ کے مضمون نگار میری تشفی کے لئے پھر اس موضوع پر کچھ لکھیں گے۔

(۱) برہان ص۲۹۲ میں ہے کہ غمگین کے مورث اعلیٰ سید الہدیٰ خواجہ احمد متوفی سنہ ۱۰۹۰ھ ایران سے عہد عالمگیر ثانی ۹-۱۷۵۴ء میں ہندوستان آئے۔ عالمگیر ثانی کے قتل کی تاریخ، مہینہ اور سال سب معلوم ہیں۔ یہ ۱۷۵۹ء کی ۲۹ نومبر کو مارا گیا تھا۔ اور اس کے بارے میں مطلقاً اختلاف نہیں۔ اس صورت میں اسے متوفی ۹-۱۷۵۴ء لکھنے کی ضرورت سمجھ میں نہ آئی۔ اس سے قطع نظر یہ کس طرح ممکن ہے کہ جو شخص سنہ ۱۰۹۰ھ میں مرا ہو وہ ایک ایسے بادشاہ کے عہد میں ہندوستان آئے جو ۱۱۶۷ھ میں تخت پر بیٹھا ہو اور جو ۱۱۷۳ھ میں مقتول ہوا ہو؟

(۲) برہان ص۲۹۲ میں ہے کہ غمگین کے "مورث اعلیٰ" سید الہدیٰ خواجہ احمد ایران سے آکر مقیم برہان پور ہوئے تھے۔ مدت دراز کے بعد غمگین کے دادا، سید احمد برہان پور سے دہلی آئے۔ شاہ نظام الدین (احمد) اور سید محمد بدر غمگین ان کے بیٹے تھے۔ اردوئے معلیٰ ص۱۳۲ میں مکاشفات الاسرار کے دیباچے (یہ خود غمگین کے رشحات قلم سے ہے) کا ایک اقتباس درج ہے۔ اس میں غمگین کا جو نسب نامہ ہے، اس کا خاتمہ شبیر محمد القادری پر ہوتا ہے جن کی نسبت مرقوم ہے کہ "در برہان پور آسودہ اند و زیارت گاہ خلائق اند" یہ عہد عالمگیر اوّل کے آدمی ہیں اور مجھے یاد آتا ہے کہ مآثر عالمگیری میں ان کا نام آیا ہے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ دیباچۂ مذکور میں سید الہدیٰ خواجہ احمد کا نام کیوں نہیں۔ مقالہ نگار برہان اس کی وجہ

بتائیں اور یہ ممکن نہ ہو تو لکھیں کہ ان کا ماخذ کیا ہے۔

(۳) شاہ نظام الدین (احمد) کے متعلق برہان ص۲۹۲ میں ہے کہ انھوں نے بڑا نام پیدا کیا تھا۔ یہ وضاحت طلب ہے: ایک فارسی کتاب کا خلاصہ ڈلہی کرونکل کے نام سے سرجدوناتھ سرکار نے کیا ہے یہ خلاصہ طبع نہیں ہوا۔ لیکن اس کی ایک نقل میرے سامنے ہے اس کے ص۲۵۶ و ص۲۵۷ میں ہے کہ یہ بتاریخ ۸ راگست ۱۷۸۹ء صوبہ دار دہلی مقرر ہوئے۔ اس کتاب میں صراحۃً مرقوم نہیں کہ کس نے ان کا تقرر کیا تھا لیکن اس کے مختلف مقامات سے ان کا سندھیا (والی گوالیار) سے تعلق جس کا ایک زمانہ میں دہلی پر تسلط تھا ثابت ہے۔ دوسری کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسی کی طرف سے صوبہ دار ہوئے تھے، اس وقت حوالہ دینے سے قاصر ہوں، لیکن مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مورخ ان کے مظالم کے شاکی ہیں۔ سید انشاء کو کسی شخص نے تذکرۂ عشقی (نسخۂ راقم) کے حاشیہ میں غمگین کا رشتہ دار لکھا ہے۔ انشا ایک قطعے میں جو کلیات انشا کے ایک قلمی نسخے (یہ میرے پاس ہے) میں ہے، والی گوالیار کی وفات پر اظہارِ مسرت کرتے ہوئے اس کے آرزومند ہیں کہ شاہ کوڑھی (یہ شاہ نظام الدین احمد کا عرف ہی) کا بھی خاتمہ ہو۔ ڈلہی کرونکل کے ص۲۶۳ میں ہے کہ شاہ عالم نے بتاریخ ۱۲ راکتوبر ۱۷۹۲ء امیر محمد خاں پسر شاہ نظام الدین (کذا) کو دکن جانے کا خلعت رخصت دیا، ان کی شادی (شاہ) منصور کی بیٹی سے ہونے والی تھی۔ یہ پٹیل (والی گوالیار) کے "پیر" اور ہادی تھے۔ شاہ منصور کا نام تاریخ کی کتابوں میں ملتا ہے۔ شاہ نظام الدین احمد شاعر بھی تھے اور ان کے بعض اشعار مجموعۂ نغز میں موجود ہیں۔ تاریخ مظفری میں لکھا ہے کہ یہ اکبر ثانی کے پہلے یا دوسرے سال جلوس (پہلا سال ۱۲۲۱ھ) میں فوت ہوئے، مجھے یاد نہیں کہ پہلا سال لکھا ہے یا دوسرا۔ غمگین کے بعض بزرگوں کے گوالیار سے گہرے تعلقات غمگین کے وہاں جانے سے بہت قبل قائم ہوئے تھے۔

(۴) میر فتح علی گردیزی کا ذکر برہان و اردوئے معلیٰ دونوں میں آیا ہے۔ مقدم الذکر میں ہے کہ غمگین ان کی "وفات کے بعد ۱۲ برس تک (۱۲۳۱ھ تا ۱۲۴۳ھ) برابر ذکر و اذکار میں مصروف رہے" (ص۲۹۹ بدونِ حوالہ) اس سے ظاہراً یہ مستفاد ہوتا ہے کہ مقالہ نگار برہان کے نزدیک میر فتح علی کا سال وفات ۱۲۳۱ھ ہے۔ مقالہ نگار اردوئے معلیٰ نے اس سے مطلقاً بحث نہیں کی، اور دونوں میں سے کسی نے یہ نہیں بتایا کہ یہ وہی میر فتح علی

ہیں جو تذکرہ شعرائے ریختہ شائع کردہ انجمن ترقی اردو کے مصنف ہیں ۔ ان کا سال وفات نشتر عشق میں ۱۲۲۵ھ درج ہے اور مقدمہ نگار تذکرۂ مذکور نے بھی، یاد آتا ہے کہ دوسری کتاب کے حوالے سے یہی سنہ دیا ہے

(۵) بُرہان صہ ۲۹۲ میں غمگین کا سال ولادت بدون حوالہ ۱۱۶۷ھ مرقوم ہے اور یہی سنہ اردوئے معلیٰ میں بھی درج ہے ۔ موخرالذکر صہ ۱۳۶ میں عبدالرزاق متخلص بہ رزاق کی کتاب وظائف کا حوالہ دیا ہے ۔ لیکن مقالہ نگار نے یہ نہیں بتایا کہ رزاق کس زمانے کے آدمی ہیں حالانکہ یہ ضروری تھا ۔

(۶) اُردوئے معلیٰ صہ ۱۳۲ و صہ ۱۳۳ میں دیباچۂ مکاشفات الاسرار کا ایک اقتباس ہے اس میں یہ عبارت ملتی ہے :۔

"چنانکہ عمر بہ بست وپنج سالگی رسید، شبے درخواب دیدم کہ شخصے میگوید کہ تراعم تو سید نظام الدین احمد ... رحمۃ اللہ علیہ می طلبد"

اس خواب کی تعبیر بقول مقالہ نگار میر فتح علی خاں نے یہ بیان کی :۔

"تعبیر ایں خواب ہمین است کہ ترا مبارکباد، بروز جمعہ پیش ما آئی، پس ... رسیدم وا ز دولت بیعت ... فائز گشتم" صہ ۱۳۳

بُرہان صہ ۲۹ میں ہے :۔ "۱۱۹۲ھ کے بعد کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت غمگین نے ایک خواب دیکھا ، اس کی تعبیر ... کے لئے متفکر تھے کہ "غمگین کے ایک قدیم دوست میر محمد حسین خاں ادھر نکل آئے اور انھوں نے عم محترم میر فتح علی گردیزی کی خدمت میں حاضر ہونے کا مشورہ دیا"

پہلی بات یہ ہے کہ غمگین کی کوئی عبارت جس میں میر فتح علی کو چچا کہا ہو، نقل نہیں ہوئی، سیر الصالحین کی عبارت جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ غمگین کے خلیفہ سید ہدایت النبی نے یہ لکھا ہے ۔ البتہ اُردوئے معلیٰ صہ ۳۰ میں درج ہے ۔ میرا خیال ہے کہ وہ میر محمد حسین خاں کے چچا ہوں گے اور اس معاملے میں کچھ غلط فہمی ہوئی ہے ، بہرحال حقیقی نہ تھے یہ قطعی طور پر ثابت ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ سید ہدایت النبی صاحب کے ملفوظات کی اصل عبارت جس میں غمگین کو بھتیجا لکھا ہے، نقل کی جائے ۔

(۷) خواب دیکھنے کا زمانہ معین ہوجائے تو یہ فیصلہ بھی ہوسکے کہ غمگین کا سالِ ولادت کیا ہے ۔ برہان میں

" ۱۱۹۲ھ کے بعد" اس بنا پر لکھا گیا ہے کہ مقالہ نگار کے نزدیک سالِ پیدائش ۱۱۶۷ھ ہے (تعجب ہے کہ اس کے باوجود زمانۂ بیعت ۱۲۱۱ھ لکھا ہے، برہان ص ۱۳۴) میرے نزدیک خواب شاہ نظام الدین احمد کی وفات کے بعد دیکھا گیا۔ اگر ان کے دورانِ حیات میں دیکھا گیا ہوتا تو محض معمولی بات تھی، تعبیر دریافت کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔ یہ صحیح ہے تو خواب ۱۲۱۰ھ میں یا اس کے دو سال بعد دیکھا، اور ولادت اس سے ۲۹ سال قبل ہوئی۔ یہ ۱۱۶۷ھ کے بہت بعد ہے۔

(۸) اردوئے معلیٰ ص ۱۳۴ و ص ۱۳۵ میں جواہرِ نفیسہ مصنفۂ غمگین کی دیباچے کا اقتباس درج ہے:

"فقیر شرف اندوزِ پابوسی مخدومی ... فتح علی ... دام ظلہٗ شدم و بیعت نمودم۔ شب و روز در خدمتِ شریف حاضر میبودم ... و در عرصۂ سی و یک سال آں چہ از زبانِ درفشاں ارشاد میشد آں را در صدفِ سینہ نگاہ میداشتم"

اردوئے معلیٰ میں جواہرِ نفیسہ کا سالِ تصنیف درج نہیں، برہان میں ہے کہ ۱۲۱۲ھ میں لکھی گئی ص ۲۶۷ یہ صحیح ہے تو غمگین کی شب و روز حاضری کا آغاز ۱۱۸۲ھ کے لگ بھگ ہوا۔ مگر اس وقت غمگین کی عمر کم و بیش ۱۵ سال کی تھی۔ اور وہ بقول خود ۲۹ برس کی عمر میں مرید ہوئے۔

(۹) دیباچۂ مکاشفات الاسرار کا ایک اور اقتباس اردوئے معلیٰ ص ۱۳۳ میں ہے

"الحال کہ عمر بہ شصت سالگی رسیدہ، دیوانِ دیگر ... ترتیب دادم ... و چوں دیوانِ نو با تمام رسید واردات و غلیاب و کیفیات بر دلم استیلا داشت، خواستم کہ برائے برادرِ دینی ... اسد اللہ خاں ... متخلص بہ غالب و اسد کہ دریں زمانہ در نظم و نثر نظیر خود ندارد ... ترتیب دہم"

مقالہ نگار اردوئے معلیٰ نے نہ یہ بتایا ہے کہ دیوانِ دوم کس سنہ میں مرتب ہوا اور نہ یہ لکھا ہے کہ مکاشفات الاسرار کا سالِ ترتیب کیا ہے۔ انھوں نے بلہارٹ کا دیباچے کے متعلق یہ قول (بے اظہارِ اختلاف) البتہ نقل کیا ہے کہ یہ اس وقت لکھا گیا تھا جب غمگین کی عمر ۶۰ سال کی تھی ص ۱۳۱۔ مقالہ نگار اردوئے معلیٰ نے دیوانِ دوم و مکاشفات الاسرار کا سنہ ترتیب علی الترتیب ۱۲۵۳ھ (ص ۳۶۹) اور ۱۲۵۵ھ (ص ۳۶۸) لکھا ہے۔ ۵۳ھ

میں غمگین کی عمر ۶۰ سال تھی تو ان کا سال ولادت ۱۱۹۳ھ کے لگ بھگ قرار پاتا ہے۔ اردوئے معلی غالب کے خطوط کے اقتباسات یا مطالب ہیں۔ مقالہ نگار لکھتے ہیں کہ غالب و غمگین کی مراسلت کا زمانہ ۱۲۵۳ھ تا ۱۲۵۶ھ ہے ص۱۴۳۔ انہیں خطوں میں سے ایک میں غالب نے اس پر فخر کیا ہے کہ دیوان رباعیات (مکاشفات الاسرار) کے دیباچے میں ان کا نام آیا ہے ص۱۴۵۔ اس خط میں جو ایک خط کا اقتباس درج ہے وہ ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے "چشم براہم کہ دیوان رباعیات کے میرسد" اس میں کچھ شک نہیں کہ مکاشفات الاسرار کا زمانۂ ترتیب ۱۲۵۵ھ ہے، اور یہ بھی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ دیوان دوم اس سے کچھ قبل ہی مرتب ہوا تھا۔ یہ درست ہے کہ ۱۲۵۳ھ میں ۶۰ برس کی عمر تھی اور اسے غلط سمجھنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی، تو سال ولادت ۱۱۹۳ھ کے لگ بھگ ٹھہرتا ہے۔ اگر اس پر اصرار ہو کہ ۱۱۶۷ھ سالِ ولادت ہے تو ۶۰ برس کی عمر ۱۲۲۷ھ کے لگ بھگ ہوگی، اس وقت غالب (ولادت ۱۲۱۲ھ) کی عمر ۱۵ سے زیادہ نہ تھی۔ کیا غمگین نہیں نظم و نثر میں بیمثال کہہ سکتے تھے؟

یہ بھی واضح رہے کہ رنگین کا استاد غمگین نہ ہونا مسلّمات سے ہے اور رنگین ۱۱۷۱ھ یا ۱۱۷۲ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ غمگین کا سال ولادت ۱۱۶۷ھ مانا جائے تو یہ اپنے استاد سے عمر میں کئی سال بڑے قرار پاتے ہیں، یہ ناممکن نہیں لیکن کم ہوتا ہے۔

(۱۰) برہان میں ہے کہ ذوق غمگین سے اصلاح لیا کرتے تھے (برہان ص۲۹۶ بدونِ حوالہ) یہ بات مقالہ نگار کے سوا کسی نے آج تک نہیں لکھی، اور اس کا قابلِ قبول ثبوت جب تک پیش نہ ہو، غلط سمجھی جائے گی۔

(۱۱) معروف کے شاگرد ہونے کے بارے میں آزاد کا قول برہان ص۲۹۷ میں نقل ہوا ہے۔ آزاد کی سند شایانِ پذیرائی نہیں۔ دیوان معروف سے دوستانہ تعلقات کا البتہ حال معلوم ہوتا ہے۔

(۱۲) غالب کو غمگین سے تلمذ غائبانہ تھا (برہان ص۲۹۷) غالب نے تیغ آہنگ کے ایک خط میں جس کے عبارت میں اس مقالے میں جو میں نے عبدالصمد پر لکھا ہے، نقل کر چکا ہوں صراحتاً کہتے ہیں کہ میں فن سخن میں کسی کا شاگرد نہیں۔ اگر غمگین کو کچھ بھیجا اور یہ لکھا کہ بنظر اصلاح ملاحظہ ہو تو اس کے یہ معنی نہیں کہ پختگی عمر پر پہونچ جانے اور خود استاد علم ہو جانے کے بعد غالب کو اپنے کلام کی خامیوں کا اس قدر احساس تھا

کہ کسی کو اُستاد دینا مقصود ہوا۔ بنظر اصلاح دیکھنے کی استدعا انھوں نے نبی بخش حقیر سے بھی کی تھی۔ ایسی باتیں مخاطب کو خوش کرنے کے لئے لکھی جاتی تھیں۔ انھیں ان کے لغوی معنی میں نہیں لینا چاہیئے۔

(۱۳) مقالہ نگار برہان کا قول ہے کہ غالب نے ایک خط میں اپنے کو غمگین کا مرید لکھا ہے ص۳۶۴ اور ہمیشہ "خردانہ" نہیں بلکہ "مریدانہ عقیدت وارادت سے پیش آتے تھے ص۳۶۵۔ اگر ان کی مراد یہ ہے کہ باقاعدہ طور پر مرید تھے تو مجھے اس سے اتفاق نہیں۔ غالب شاہ فخرالدین صاحب کے سلسلہ میں کسی سے مرید تھے۔ جیساکہ انھوں نے صراحۃً ایک خط میں لکھا ہے اور جو خطوط غالب میں شامل ہے۔ اس خط میں انھوں نے یہ بات بیان واقعہ کے طور پر لکھی ہے محض کسی کو خوش کرنا مقصود نہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ بہادر شاہ کے مرید تھے اور اس کی بنا محض خوشامد پر تھی۔ بہادر شاہ۔ شاہ قطب الدین پسر شاہ فخرالدین کے مرید تھے۔

(۱۴) اُردوئے معلّٰی ص۱۳۶ و ص۱۳۷ میں شیفتہ کا ایک قطعہ تاریخ ہے جو انھوں نے غمگین کی وفات پر کہا تھا۔ اس کی بیت آخر یہ ہے:۔

زدل آہے کشیدہ شیفتہ گفت ــــــ بہ برد اورا صدائے لن ترانی

اس سے بقول مقالہ نگار ۱۲۶۸ھ نکلتا ہے ص۱۳۷، ۱۲۶۸ھ کی تصدیق برہان کے ایک قطعہ تاریخ سے بھی ہوتی ہے جو غمگین کے "خلیفہ اعظم" کا کہا ہوا ہے۔ اردوئے معلّٰی کے قطعے کے مادۂ تاریخ کے متعلق مجھے کہنا ہے کہ وہ جس طرح لکھا ہوا ہے اس سے ۱۲۶۸ نہیں ۱۲۶۷ مستخرج ہوتا ہے۔ لیکن " ببرد" لکھنا چاہیئے "بہ برد" نہیں، اور اس صورت میں ۱۲۶۲ برآمد ہوتا ہے۔ مصرع اول میں ظاہراً اشارہ ہے کہ آہ کا عدد ۶ اضافہ کیا جائے، اس طرح ۱۲۶۸ پورا ہو جاتا ہے۔ مقالہ نگار اردوئے معلّٰی نے یہ نہیں بتایا کہ قطعہ دیوانِ شیفتہ میں ہی یا کسی اور جگہ۔

---


## تذکرہ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی

شیخ محدث کے حالات پر ایک مختصر اور مستند کتاب۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے

مکتبۂ برہان اُردو بازار جامع مسجد دہلی